حبیب الرحمٰن بٹالوی

''لفظوں کی یہ کھیتی باڑی''

سرجن ہو گا، نشتر ہو گا روگی کبھی نہ بہتر ہو گا
دل میں کھوٹ کا ایک سمندر چہرہ بُشرہ سُندر ہو گا
خوفِ خدا، نہ دین کی عظمت کیا مُلّا، کیا مسٹر ہو گا
آج کا دولت ثروت والا کل کا مہتر کہتر ہو گا
لفظوں کی ہے کھیتی باڑی شعر کا جنتر منتر ہو گا
عورت بے بس، ظالم شوہر بَھور نگر کا بندر ہو گا
بھور نگر کی نرتکیوں میں بچھو ہو گا، اژدر ہو گا
چلتا، پھرتا، کھاتا، پیتا دو پاؤں کا ڈنگر ہو گا
پِیر، مریدوں کے جھرمٹ میں غلہ دشمن لشکر ہو گا
جس جا اس کی نیّا ڈوبی نین نگر کا کنٹر ہو گا
شہد بھی کڑوا دودھ بھی کالا اپنے دور میں اکثر ہو گا
ان پڑھ گیانی کے چیلوں کو ایک شبد نہ ازبر ہو گا

اہلِ چمن کی خیر ہو مولا!
رہزن کب تک رہبر ہو گا؟